ریحانۃ الھند

بہار ربیع

سید المتکلمین ابوالبراعۃ علامہ سید ظفر مہدی نقوی گہرجائسی

سبزہ کو جگا آکر اے فصل گلستانی　ہے خواب میں مدت سے یہ مخمل کاشانی

لاسج کے حسینوں کو یوں صحن گلستاں میں　سر پر کلہ گل ہو بر میں ہو قبا دھانی

خوبان گلستاں ہوں اس شان سے نور افگن　آئینہ میں نہروں کے ہو جلوۂ حیرانی

زلفوں کا بگڑنا بھی اس فصل میں اچھا ہے　گلشن کو سنوارےگی سنبل کی پریشانی

مصراع قدموزوں دکھلا کے ابھاراسکو　مدت سے نہیں سنتے بلبل کی غزلخوانی

خالق کی ثنا کرتا گلشن میں جو ہاتھ آتا　لالہ کی قطاروں سے اک سبحہ مرجانی

ہر رات جمال گل گردوں پہ اثر کرتا　ہر صبح ہوا کرتا شبنم کا لہو پانی

ٹکڑے دل بلبل کے ہرسمت پڑے ہوتے　ہر شاخ لئے ہوتی شمشیر صفا ہانی

بازار حسینوں کا جویائے سحر ہوتا　بوغنچوں میں ہو جاتی اک یوسف زندانی

ہر صبح نسیم آتی پتوں کو ہلا جاتی　شان ابر کی دکھلاتی شبنم کی فراوانی

زخم دل بلبل سے فوارہ خوں چھٹتا　دامان سحر ہوتا گلزار میں افشانی

لے ابر کو ہاتھ آیا وہ تخت سلیمانی　بے پردہ ہوئی بجلی آنکھوں کا ڈھلا پانی

جھونکوں سے ہواؤں کے ہلتا ہے دل بلبل　موسم ہے غضب پیارا گو فصل ہے طوفانی

کشتی دل بلبل ڈوبے نہ تھپیڑوں سے　پھولوں کو تو اچھی ہے شاخوں کی مگس رانی

پتوں نے ہرا آنچل ڈالا ہے رخ گل پر　دامن میں زبرجد کے ہے لعل بدخشانی

میزان محبت میں بلبل نے سوا دیکھی　ناطاقتی دل سے پھولوں کی فراوانی

صورت گر گل ہونا آئین محبت ہے　آنسو ہیں عنادل کے دست وقلم مانی

منہ کھولنا آتا تھا کب صحن گلستاں میں　غنچوں نے سکھائی ہے بلبل کو غزلخوانی

غنچوں کے تبسم سے ہر سمت تجلی ہے　ہر طور شجر پر ہیں سو جلوۂ ربانی

جس طرح سے مکہ میں پیدائش مرسل سے
طعنہ زن انجم تھا ہر ذرہ نورانی

وہ مرسل زورآور جس کے ید طولیٰ نے
قرص مہ کامل کو توڑا تھا بہ آسانی

جس ہاتھ کی انگلی نے کاٹا سپر مہ کو
اس ہاتھ میں کیا کرتی شمشیر صفا ہانی

مطلع

یہ چاند کسی شب تھا یوں محو ثنا خوانی
دو ٹکڑوں سے پیدا تھا اک مطلع نورانی

اک نور کے ٹکڑے ہیں کیونکر نبی و حیدر
بتلایا اشارہ سے یہ مطلب روحانی

دیکھ اے نظر منکر چاند اور بڑھاتا ہے
سیپارہ قرآن میں دو پارۂ نورانی

آتشکدۂ فارس گل ہو گیا پرتو سے
تاثیر کہاں پہونچی برسا تھا کہاں پانی

پتھر نے جگہ دل میں دی نقش کف پا کو
عنصر میں صنم کے تھا انداز مسلمانی

لینے کے لئے بوسہ اس کے لب و دنداں کے
گردوں سے اتر آئے سب آیہ قرآنی

قطعہ

سید رئیس حسین نقوی عاصیؔ جائسی

فضا جب اپنے لئے سازگار دیکھیں گے
تو پھر کسی کا نہ ہم انتظار دیکھیں گے
مدد خدا کی، طلب ان کی جب ہوئی عاصیؔ
ضرور اپنے نبیؐ کا مزار دیکھیں گے

قطعہ

اسیفؔ جائسی

کیا کیا نبیؐ کی مدح سے عزت نہیں بڑھی
شہرت بڑھی پہ خواہش شہرت نہیں بڑھی
معراج سے بلندیاں پائی ہیں عرش نے
معراج سے رسولؐ کی عظمت نہیں بڑھی

قطعہ

تنویر مہدی نقوی تنویرؔ نگروری

کیا اس پہ تعجب تجھے معراج ہوئی ہے
ہر ایک فضیلت ترے قدموں سے لگی ہے
تنویرؔ کو اس دولت دنیا کے عوض میں
اے ختم رسل در کی ترے خاک بھلی ہے

قطعہ

قائم مہدی نقوی تذہیبؔ نگروری

محمدؐ مصطفی سا رہنما چھوٹا تو سب چھوٹا
بچا ہی کیا حبیب کبریا چھوٹا تو سب چھوٹا
رہ مرسلؐ سے سیدھا راستہ جاتا ہے جنت کو
خدانخواستہ یہ راستہ چھوٹا تو سب چھوٹا